www.ilmkidunya.com

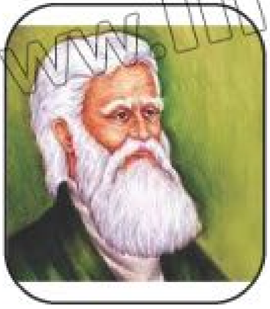

رحمان بابا

(۱۶۳۲ء۔۱۷۱۱ء)

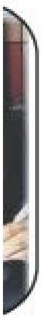

نام عبدالرحمان ہے۔ آپ ۱۰۴۲ھ میں پشاور کے قریب ''بہادر کلے'' ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور رحمان بابا کے نام سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام عبدالستار تھا جو مہمند قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ اور تصوّف کی تعلیم اپنے گاؤں کے جیّد عالمِ دین ملّا محمد یوسف سے حاصل کی۔ اس کے بعد کوہاٹ چلے گئے جہاں آپ نے جذب وسلوک کی منزلیں طے کیں۔ جوانی ہی میں گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اکثر عشقِ ربانی میں ڈوبے رہتے۔

پشتو کے عظیم شاعر رحمان بابا ایک صاحبِ طرز شاعر ہیں جو دوسرے پشتو شعرا سے الگ اپنا مکتبِ فکر رکھتے ہیں۔ رحمان بابا کے کلام میں خودی کی تعلیم اور عالم گیر انسانی مساوات کا درس ملتا ہے۔ آپ کا پیغام محبت ہے۔ تمام انسانوں سے محبت، ساری کائنات سے محبت۔ اگر نفرت ہے تو ظلم سے، بے انصافی سے، استحصال سے، جبر وتشدد اور آمریت سے۔ یہی آپ کی متصوفانہ شاعری کی اساس ہے اور یہی خصوصیت ہے جو انھیں دوسرے پشتو شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔ مجموعی طور پر ان کے ہاں اخلاقی پہلو غالب ہے لیکن انھوں نے اس ناصحانہ اسلوب کو بھی خشک اور ناگوار نہیں رہنے دیا اسی لیے وہ پشتون شاعری کے ''حافظ شیرازی'' کہلاتے ہیں۔

پروفیسر محمد طٰہٰ خان

(۱۹۳۱ء۔ ۲۰۱۳ء)

پروفیسر محمد طٰہٰ خان ایک کثیر الجہت شخصیت کے مالک تھے۔ انھوں نے علم وادب کے میدان میں مختلف پہلوؤں سے اپنی پہچان کروائی۔ وہ ایک قابل استاد تھے جو ان کی بنیادی حیثیت تھی۔ اپنے فرائضِ منصبی کے ساتھ ساتھ انھوں نے تنقید وتحقیق، شاعری اور ترجمہ کرنے میں بھی اپنے جوہر دکھائے۔ وہ ایک براڈ کاسٹر بھی تھے۔ ان سب صلاحیتوں کے علاوہ طنزیہ ومزاحیہ شاعری ان کی خاص پہچان ہے۔

انھوں نے عظیم پشتو شاعر رحمان بابا کے صوفیانہ کلام کا منظوم ترجمہ اردو زبان میں کیا جو ''متاعِ فقیر'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔
حکومتِ پاکستان کی طرف سے ان کی ادبی خدمات پر ۲۰۰۷ء میں انھیں صدارتی تمغہ برائے حسنِ کارکردگی عطا کیا گیا۔

سبق:۱٦

کلام: رحمان بابا

منظوم اُردُو ترجمہ: پروفیسر محمد طٰہٰ خان

اِخلاص

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو رحمان بابا کی شخصیت اور فن سے متعارف کرانا۔
- طلبہ کو پشتو ادب کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو پاکستان کی علاقائی زبانوں میں صوفیانہ افکار سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کی اخلاقی تربیت کرنا اور فکرِ رحمان بابا کے آئینے میں اپنے کردار کو سنوارنے کی ترغیب دینا۔

ہم دوشِ ثریا ہے مقامِ اِخلاص
جو ملتا ہے، ملتا ہے غلامِ اِخلاص
گو فرش سے تا عرش سفر ہے دُشوار
طے کرتی ہے بہ یک جُنبش گامِ اِخلاص
فانی ہے ہر اک چیز، ہر اک رسم و رواج
باقی ہے مگر ایک، دوامِ اِخلاص
اسلام ہے پابندیِ اخلاص کا نام
اور نام ہے اسلام کا نامِ اِخلاص
صیّاد کو ممکن ہے ہُما ہاتھ لگے
پھیلائے محبت سے جو دامِ اِخلاص
شیرینیِ گفتار پہ حیرت کیسی
ہے گفتۂ رحمان، کلامِ اِخلاص

(متاعِ فقیر)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ مختصر جواب دیجیے۔

(الف) نظم ''اخلاص'' میں انسانی کردار کے کس اعلیٰ وصف کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ب) ''ہم دوشِ ثریا'' کا مطلب و مفہوم کیا ہے؟

(ج) اخلاص کا ایک قدم انسان کو کس مقام اور مرتبے تک پہنچا دیتا ہے؟

(د) شاعر نے صیاد کو کس کامیابی کی نوید سنائی ہے؟

(ہ) گفتۂ رحمان کا مطلب کیا ہے؟

۲۔ نظم کے متن کے مطابق مصرے مکمل کریں۔

(الف) گو فرش سے تا عرش --------- ہے دُشوار

(ب) طے کرتی ہے ---------- گام اخلاص

(ج) اسلام ہے پابندیِ ---------- کا نام

(د) اور نام ہے ---------- کا نامِ اخلاص

(ہ) صیاد کو ممکن ہے --------- ہاتھ لگے

۳۔ درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) نظم اخلاص ترجمہ کی گئی ہے:

(الف) پشتو سے (ب) سندھی سے (ج) بلوچی سے (د) سرائیکی سے

(ii) ہر کوئی غلام ہے:

(الف) دولت کا (ب) محبت کا (ج) اخلاص کا (د) عظمت کا

(iii) دنیا میں دوام حاصل ہے:

(الف) نیکی کو (ب) اخلاص کو (ج) محبت کو (د) جمال کو

(iv) پابندیِ اخلاص نام ہے:

(الف) جہاد کا (ب) قرآن کا (ج) اسلام کا (د) دین کا

(v) اس نظم کی ہیئت ہے:

(الف) غزل (ب) مخمس (ج) مسدس (د) مثنوی

www.ilmkidunya.com

۴۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں صوفیانہ کلام کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ پنجاب کے کسی بزرگ صوفی شاعر کے چند اشعار کے حوالے سے ان کا تعارف کرائیں۔

۵۔ درج ذیل شعر کی روشنی میں اخلاص کی وضاحت کریں:

اسلام ہے پابندیِ اخلاص کا نام
اور نام ہے اسلام کا نامِ اخلاص

۶۔ نظم ''اخلاص'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

۷۔ نظم اخلاص میں استعمال ہونے والے مرکبات کے معنی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

طلبہ نظم اخلاص کے قوافی کی پہچان کرتے ہوئے، ان کی فہرست ترتیب دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو اس نظم کے پوشیدہ پیغام سے رُوشناس کرائیں۔

۲۔ صوفیانہ افکار کے حامل چند اردو شعرا سے متعارف کرائیں۔

www.ilmkidunya.com